حافظ عبدالرشید ارشد
(مدیر ماہنامہ ''الرشید'' لاہور)

۷۸۶ اور ۶۶ کی حقیقت

''نقیب ختم نبوت''، مارچ ۲۰۰۳ء میں تحقیق کے زیر عنوان ''۷۸۶ اور ۶۶ کی حقیقت''، مضمون پڑھا۔ ۳۷ سال پہلے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے حروف ۱۹ کے بارے میں' ایک بہت تحقیقی انکشاف ہوا۔ یا یوں سمجھئے کہ قرآن پاک میں ۱۹ کا کتنا بڑا معجزہ جاری وساری ہے' معلوم ہوا' جو ایسے دور میں جاری یا منکشف ہوا۔ جب ذرّہ کی تقسیم ہو چکی، ایٹم بم بن چکا اور منٹوں سیکنڈوں کے حساب سے چلنا شروع ہو گیا اور لاکھوں کروڑوں میل بلکہ اربوں کھربوں نوری سال گنے جانے لگے اور بتایا جانے لگا کہ اتنے منٹ سیکنڈ کے بعد فلاں میزائل یا بم پھٹے گا اور اس قول پر پختہ یقین ہوا کہ لَا یَنۡقَضِیۡ عَجَائِبَہ (مشکوٰۃ) کہ ''قرآن مجید کے عجائب (غرائب وحقائق) ختم نہ ہوں گے۔'' ان حالات میں کسی غیر عربی، غیر مسلم کو قران پاک کی سچائیاں بتائی جائیں تو وہ رد کرتا چلا جائے گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت اور لسان عربی سے واقف عرب اپنی سرداریاں ختم ہوتے دیکھ کر باوجود یقین کرنے کے محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں لائے تھے۔ یہ معجزہ اس دور میں ظاہر ہوا' جب کمپیوٹر آ چکے' حساب اپنی آخری حدود چھونے لگا۔ اب اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی آخری کتاب میں اعداد وشمار کا یہ معجزہ ظاہر ہوا۔ قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ساڑھے چودہ سو سال سے یہ کہتا چلا آیا ہے کہ:

فاتو ابسورۃٍ من مثلہ وادعوا شھدآء کم من دون اللہ ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقود ھا الناس والحجارۃ (البقرۃ۔ آیت ۲۳۔۲۴)

''اگر تم سچے ہو تو ایک ایسی سورۃ لاؤ اور اپنے مددگاروں کو بلا لو۔ پس اگر نہ کر سکو اور ہرگز ہرگز نہ کر سکو گے تو پھر اس عذاب سے ڈرو' جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔''

اب عربی نہ جاننے والوں کو یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ۱۹ بسم الرحمٰن الرحیم کے حروف اور کلمات (الفاظ) بسم۔ اللہ۔ الرحمٰن الرحیم اتنی بڑی کتاب میں کس حیرت انگیز انداز میں جاری وساری ہیں۔ ان کے متعلق یہی چیلنج کیا جا سکتا ہے کہ تم جو اعداد وشمار اور ٹیکنالوجی میں دنیا کے ماہرین سے ہو' اتنی بڑی اس طرح کی (اعداد والی) کتاب بنا کر لاؤ' وہ عاجز رہیں گے اور یقیناً رہیں گے۔ جبکہ یہ کتاب اتنے سو سال سے ہے اور یہ بات چند منٹ میں دوٹوک انداز میں سمجھائی جا سکتی ہے۔ ایک بات ملحوظ خاطر رہے کہ ۱۹ دو ایسی اکائیوں سے مرکب دہائی ہے جن میں ایک ۹ سب سے بڑی اور دوسری سب سے چھوٹی ایک ہے کہ جو کسی عدد سے تقسیم نہیں ہوتی۔ ۱۱۔ ۱۳ اور ۱۷ ابھی تقسیم نہیں ہوئیں لیکن تقسیم نہ ہونے والی سب سے بڑی دہائی۔

جن دنوں یہ بحث عام ہوئی تھی۔ میں نے اپنے ملک میں یہ اعداد وشمار پڑھے تھے اور عام سے جان کر نظر انداز

کر گیا لیکن ۱۹۷۸ء میں برطانیہ (گلاسگو) گیا تو وہاں والد مرحوم کے ایک عزیز نے جو سی اے (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) تھا اور برٹش پیدائش تھی۔ نکودر ضلع جالندھر کے ایک خاندان کا تھا۔ اس جیسے چند ہی میں نے سی اے دیکھے' اس نے انگریزی پمفلٹ پڑھ رکھا تھا۔ لفظ لفظ سنایا اور سمجھایا تو میں ششدر رہ گیا اور حیران ہوا...... اس ۱۹ کی بحث کے دوران پاکستان کے دو ماہرین اعداد و شمار علماء نے اس کے متعلق تقریباً ایک ہی قسم کا تردیدی مضمون لکھا۔ جو مجھے کھٹکا اور میں نے اپنے طور پر تحقیق کی۔ ان کا اعتراض یہ تھا کہ بسم اللہ کے حروف انیس نہیں اکیس ہیں۔ کہتے تھے کہ باسم سے الف محذوف ہے اور ''رحمٰن'' پر کھڑی زبر نہیں بلکہ الف ہے۔ فَعْلان کے وزن پر رحمٰن ہے تو دو الف بڑھ کر حروف انیس نہیں اکیس ہو جاتے ہیں۔ یہ تو بنیاد ہی غلط ہو جاتی ہے۔ بنیاد کج ہو تو دیوار سیدھی کیسے ہو سکتی ہے اور ایک منطق کی دلیل ''انّی'' دی کہ اگر کوئی عدد کسی پر پورا اترے تو وہ صداقت کی دلیل کیسے ہو سکتی ہے اور مثال تقریباً دونوں نے یہ دی کہ اگر چاول سفید ہے تو زمین کُروی (گول) کیسے ہو سکتی ہے؟ ''ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ'' والی بات تھی۔ البتہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق سنا کہ وہ شروع میں تو بہت خوش ہوئے لیکن کچھ معاصرین کے کہنے پر خاموش ہو گئے۔ میں تحقیق میں لگا رہا اور خیال آیا کہ ان دونوں بڑے علماء کے مضامین کی تردید کروں لیکن اس وقت بھی ڈرا کہ کوئی معتقد میری گردن نہ مار دے اور اب بھی کہ مرحوم ہو چکے ہیں۔ اکابر اور سلف میں شامل ہو چکے ہیں' نام لینے سے ڈرتا ہوں۔ البتہ ''حیاتِ مستعار'' میں دلائل سے ان شاء اللہ بات کرنے کا خیال ہے۔

جناب محترم مہر منیر ہرل صاحب کا تحقیقی مضمون پڑھ کر خیال آیا کہ کچھ تحقیق لکھنا چاہیے لیکن انہوں نے بعض باتوں میں کمال ہی کر دی ہے۔ لفظ ''اللہ'' میں لام تین گنے ہیں اور ''رحمٰن ورحیم'' میں الف لام ماقبل آ جانے سے ان کو مشدد گن کر عدد نکالے ہیں۔ ال شمسی وقمری الفاظ میں ان کو معرفہ بنانے کے لیے آتے ہیں۔ یہ بغیر الف کے بے شمار دفعہ ہیں۔ انہوں نے عجیب وغریب صورت بنا دی ہے۔ آنکھ خراب ہے طبیعت منتشر' لکھ لکھ کر کاٹ رہا ہوں جس محقق نے یہ تحقیق کی تھی اس نے کہا کہ قرآن مجید کی سب سے پہلی سورۃ سے پہلے جو آیت ہے وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ اور قرآن مجید کے متعلق سورۃ مدثّر میں کافر کا قول نقل کیا **ان ھذا الا قول البشر** ''یہ انسان ہی کا کلام ہے'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ساصلیہ سقر** میں اس کو عنقریب سقر میں ڈالوں گا کہ جو ان کی لاشوں کو باقی نہ چھوڑے گی **لواحة للبشر** جلا دینے والی ہے۔ آدمیوں کو **علیھا تسعة عشر** اس پر انیس (فرشتے) مقرر ہیں (کہ انہوں نے اس کلام کا انکار کیا کہ جو انیس کے عدد والی آیت سے شروع ہوتی ہے جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے اور یہ میں نے پہلے سن رکھا تھا کہ الامام المحدث شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے لکھا ہے کہ جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پر باقاعدہ مداومت کرے گا وہ ''**علیھا تسعة عشر**'' جہنم کے فرشتوں سے بچے گا۔ جب ان دونوں نے ایک ہی جیسا مضمون لکھا تو مزید مطالعہ اور تحقیق کی مشہور فقیہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قرطبی میں اثر نقل ہے کہ جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے پڑھنے کے انیس حروف پر ہمیشہ مداومت کرے گا اور پڑھے گا

۔وہ انیس زبانیہ یعنی ۱۹ فرشتوں سے محفوظ رہے گا۔زبانیہ کا ذکر سورۃ علق میں ہے جو نزول کے اعتبار سے سب سے پہلی سورت ہے۔پہلی دفعہ پانچ آیات اتریں پھر کچھ توقف کے بعد باقی اتریں تو ۱۹ آیات بن گئیں اور علق ملا کر آخر تک سورتیں گنیں تو ۱۹ بنتی ہیں۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۱۳ سورتوں کے شروع میں لکھی جاتی ہے' سورۃ برأت کے شروع میں نہیں۔لیکن اس کی کسر انیسویں پارے میں سورۃ ''نمل'' میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبان سے کہلوادی ہے۔اس طرح ۱۱۴ سورتیں ۱۹ پر تقسیم ہوجاتی ہیں۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹ حروف ہیں اور چار لفظ ہیں۔یہ پورے پورے قرآن مجید میں جہاں جہاں آتے ہیں۔یہ انفرادی اور اجتماعی طور پر ۱۹ پر تقسیم ہوجاتے ہیں۔ایسے چار اتفاق اکٹھے ہونا ناممکن ہیں۔حروف مقطعات کے متعلق آج تک کسی نے حتمی بات نہیں کہی تھی۔اس محقق نے بتایا کہ ان کی افقی یا عمودی تعداد یا ایک قسم کے مقطعات کی تعداد ۱۹ پر تقسیم ہوجاتی ہے۔اس کے متعلق پمفلٹ شائع ہوئے، چارٹ چھپے۔افقی وعمودی تقسیم کر کے بتائی گئی۔ سچی بات کہ وہ میں نے پڑھی نہیں سمجھی نہیں، گنی نہیں سورۃ ''حٰم'' اور ''ق'' دونوں میں قرآن مجید کے ق کے مقطعات سے شروع ہوتی ہیں۔دونوں سورتوں میں ق ۵۷۔۵۷ دفعہ ہے۔ان کا گننا آسان ہے۔ان کو گنا جن بزرگوں نے بسم کو ''باسم'' کے اور رحمٰن کو فَعْلان کے وزن پر بتایا تھا۔دل کرتا تھا کہ ان کے متعلق لکھوں کہ ایک قرآن مجید ایسا شائع کریں جس میں یہ الفاظ ایسے ہوں پھر دیکھیں کیا حشر بپا ہوتا ہے لیکن چپ کر رہا کہ آخر اپنے بڑے ہیں ''معصوم عن الخطا'' تو نہیں۔غلطی ہوسکتی ہے لیکن دلیل عجیب تھی اور پھر دلیل ''انّی'' والی۔

مضمون لکھنے سے پہلے' حکیم الامت حضرت تھانویؒ کا ''بہشتی زیور'' ان کے بھانجے مولانا مشیر علی کا تصحیح کردہ نسخہ جو آج تک کے سیکڑوں ایڈیشنوں سے خوبصورت، جلی اور عمدہ ہے' دیکھا۔اس میں ایک تعویذ پر بسم اللہ کی بجائے ۷۸۶ لکھا ہوا ہے۔حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب ''مسائل جدیدہ'' دیر ہوئی دیکھی تھی' اس پر جگہ جگہ ۷۸۶ لکھا ہوا تھا۔ہرل صاحب ذرا تحقیق فرمائیں کہ یہ حروف ابجد کے اعداد کب شروع ہوئے اور ان کا دور کب شروع ہوا اور آیا یہ انڈیا ہی میں ہیں یا اور جگہ بھی۔ابجد ہوّز بظاہر تو عربی ہیں باقی ایک عدد کے کئی نام بنالینا تو بڑے ماہر فوراً بنالیتے ہیں۔جیسے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہی سے کسی نے کہا کہ ''کرم اللہ'' تو آپ نے فوراً فرمایا کہ ''مکرُ اللہ'' بھی بن سکتا ہے۔یہ بسم اللہ کے اعداد تو حساب کی طرح پورے اترتے ہیں۔جیسے ایک ایک دو، دودو چار۔کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے ہاں زندگی میں تقریباً اتفاقات یا تکوینی طور پر خاص عدد میں ہوتے ہیں۔اس کی اپنی تفصیل پھر کبھی سہی۔نہ چاہتے ہوئے اور نئی بنی ہوئی آنکھ کے باوجود مضمون طویل ہوگیا۔مزید تفصیلات باقی ہیں۔

نوٹ: ہرل صاحب نے ایک بات نہایت عجیب لکھی ہے کہ ''ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ آپ سرکار دو جہاں ﷺ دونوں جہاں کے کلی علوم سے بہرہ مند تھے'' عقائد کی بحث ہے جو کتاب وسنت کی تصریحات کے خلاف ہے۔کلی اور مطلق علم غیب اللہ تعالیٰ کو ہے۔